بسم اللہ الرحمان الرحیم

آپؑ کا عشق قرآن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کی سنت قدیمہ ہے کہ وہ انسان کی راہنمائی کے لئے مختلف ادوار میں اپنے مقربین مبعوث کرتا ہے جن کی روح اس مقصد کے لئے بے چین رہتی ہے اور جب جسم کے فانی قوی روح کا ساتھ دینے سے قاصر ہو جاتے ہیں تو اللہ ان کو واپس بلا لیتا ہے اور اس کے بعد ان کے نمائندوں سے یہ کام لیتا ہے اور یہ سلسلہ نور اور تاریکیوں کے راستہ سے ہوتا ہوا اپنی منزل کی طرف جاری ساری رہتا ہے۔اسی سلسلہ میں خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ سلسلہ کی آخری کتاب قرآن مجید کے ساتھ مبعوث ہوئے اور اسی کتاب کو قیامت تک کے لئے مشعل راہ قرار دیا خاکسار کو جس موضوع پر اظہار خیال کرنا ہے اس کا عنوان ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت قرآن کے دلکش پہلو

ہمارے نبی کریم ﷺ کو جو تعلیم دی گئی وہ ایسی خوبصورت ہے کہ بعض کافروں کی بھی خواہش تھی کہ لو کانوا مسلمین (الحجر ۰۳) یعنی کیسی کامل اوراعلی قابل عمل تعلیم ہے کاش ہم بھی مسلمان ہوتے لیکن اس قرآن کی نسبت نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی کہ مرورزمانے کی وجہ ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کی اس کے الفاظ تو باقی رہ جائیں گے لیکن اس کی عملی حالت کمزور ہو جائیگی اور وہ کمبخت زمانہ یہی تھا کہ غیر مسلم تو الگ خود مسلمان اس کی نسبت شک میں پڑ گئے بعض اخلاقی تعلیم پر حرف گیر ہوئے تو بعض عملی تعلیم میں متردد ہو گئے اسی وجہ سے مسلمان میں وہ یقین ،وثوق اور قربانی کا وہ مادہ نہ رہا جو صحابہ کرام میں تھالیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ تعالی اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور اس کا یہ وعدہ ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (الحجر ۱۰) یہ وعدہ ہمیں خوشخبری دیتا ہے کہ تاریکی کا

یہ دور اب لمبا نہ ہو گا بلکہ روشنی کا سفر شروع ہو گا اور ایسا وجود جو نبی کریم ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوا ہے وہ اس قرآن حکیم کی خدمت کرے گا اور اس کو عملی صورت میں بھی دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اور اس پر پڑی زمانے غبار صاف کرے گا اور اس کی حقیقی تعلیم سے دنیا کو منور کرے گا

حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن حکیم کی پر معارف تعلیم کی اشاعت کا جو کام کیا وہ خداتعالی کی خاص تائید اور راہنمائی کے تحت تھا اور اگر یوں کہیں کہ آپؑ کے زمانہ میں قرآن مبین دوبارہ نازل ہوا ہے تو کوئی مبالغہ نہ ہو گا کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ہی ارشاد ہے کہ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنا لہ رجل من فارس یعنی اگر قرآن ثریا ستارے پر بھی چلاجائے تو اہل فارس میں سے ایک نوجوان اس کو واپس لے آئے گا

حضرت مسیح موعود ؑ نے ان لوگوں کو جو قرآن کی تعلیم کو چھوڑ کر مختلف راستوں پر سرگرداں تھے راہ مستقیم دکھائی۔اور اس صراط مستقیم میں موجود ہر قسم کی بھلائی سے روشناس کرایا۔اور خدائے رحمن کی طرف سے الہام پا کران پر واضح کیا کہ الخیر کلہ فی القرآن۔یعنی تم لوگ بھلائیوں کی خاطر قرآن مجید کو چھوڑ کر دوسری راہوں کی طرف کیوں جاتے ہو حالانکہ ہر قسم کی بھلائی تو قرآن میں ہے۔ اور حقیقی اور کامل نجات کی راہیں تو قرآن نے کھولی ہیں۔ہاں اس کو حاصل کرنے کیلئے تدبر سے پڑھنا اور اس سے پیار کرنا ضروری ہے۔اس کے سات سو حکموں میں سے ایک کی بھی نا فرمانی نہ کرو ورنہ نجات کا دروازہ اپنے اوپر بند کرلو گے۔

نادان علماء کے پیچھے چل کر عوام کالانام نے خیال کرلیا کہ یہ کتاب تو قصص الاولین ہے یہ اب کیا راہنمائی کر سکتی ہے۔اس نازک وقت میں اس کتاب کی حفاظت معنوی کا تقاضا تھا کہ خدا کوئی اپنا برگزیدہ قائم کرے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس نازک وقت میں مبعوث کیا اور آپؑ نے روز

روشن کی طرح واضح کیا کہ قرآن کریم روحانی علوم و معاشرتی علوم سے لے کر سائنسی علوم اور علوم لسانیہ پر بھی محیط ہے۔

قرآن مجید کی تفاسیر کی بہتات نے اسکی اصل تعلیم اور حکمت کو نفسی تفاسیر کے تابع کر دیا اور علماء ھم کے مصداق گروہ نے اس کی فلاسفی کو بگاڑ دیا اور ایسے عقائد وضع کر لئے کہ یہودیوں کو بھی مات دے دی آیات کے نسخ اور وحی کے انقطاع کی بحث میں چلے گئے حتی کہ بعض نے تو اس قرآن بے نظیر کو موضوع احادیث کے تابع کر دیا اس نازک وقت میں حضرت مسیح موعودؑ نے امت محمدیہ کو اس افراط و تفریط کی راہ سے نکالا اور ان کو وسطی راہ دکھائی اور دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ سے ثابت کیا کہ قرآن حکیم خدا کی طرف سے انسانیت کی راہنمائی کیلئے آخری کتاب ہے اور اس کی تعلیم 1400 سال قبل بھی قابل عمل تھی اور آج بھی دنیا کی ہدایت کا سامان رکھتی ہے اور قیامت تک بنی نوع انسان کے لئے خدا تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے دنیا پر واضح کیا کہ اگر کسی کے دل قرآن مجید کی نسبت کوئی اختلاف ہے تو وہ حقیقت میں اس کی ذہن کی کجی کا نتیجہ ہے اور وہ اس کتاب کامل کی خوبیوں سے ناواقف ہے حقیقت یہ ہے کہ قرآن پاک کی آیات بینات کے الفاظ تو مختصر ہیں لیکن اس کے مطالب بحر ذخار کی طرح ہیں ایک جملہ سینکڑوں مطالب رکھتا ہے جو محض خدا کے فضل سے اور ہدایت سے ملتے ہیں اور اس کے لیے زمرہ مطھرین میں شامل ہونا ضروری ہے اور آپؑ نے دلائل سے یہ حقیقت دنیا کے سامنے رکھی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے دنیا پر ثابت کیا کہ علماء ھم کے مصداق گروہ نے قرآن میں بیان کردہ انبیاء کی نسبت بدزبانی کرتے ہوئے ان کی توہین کی ہے ورنہ بسم اللہ کی ب سے الناس کی س تک یہ کتاب انسانیت کی راہنمائی کے لیے ہے نہ کہ معصوم انسانیت کو انبیاء کی نسبت بد گمان کرنے کے لئے اور دلائل سے ثابت کیا کہ آدمؑ نے کوئی شریعت نہیں توڑی اور نہ ہی نوحؑ گناہگار تھا، نہ ابراہیمؑ نے جھوٹ بولا اور

نہ ہی یعقوبؑ نے دھوکہ دیا ،نہ یوسفؑ نے بدی کا ارادہ کیا اور نہ ہی سلیمانؑ عورت کی محبت میں اپنے فرائض سے غافل ہوا،نہ موسی نے کوئی ناحق قتل کیا اور نہ ، محمد ﷺ نے کوئی چھوٹا بڑا گناہ کیا۔

الغرض حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کے اعجاز کو روز روشن کی طرح واضح کیا خواہ وہ علمی معجزات ہوں یا قوت تاثیری معجزات ہوں۔قوت دلائل ہوں یا قرآنی حفاظت معجزات۔لیکن یہ نکات ہر کسی کو اس کی استطاعت کے مطابق دیے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے لوگوں پر واضح کیا کہ قرآن پاک کی تعلیم کے معارف تو بحر بے کنار کی طرح ہیں اور آج کی پیشگوئیاں گذشتہ کل کے لوگوں سے مخفی تھیں اور آئندہ کل کی پیشگوئیاں آج موجودہ لوگوں سے مخفی ہیں لیکن خداہر دور میں اپنے ہاتھ سے صاف کئے ہوئے مقربین مبعوث کرتا ہے جو المطھرون کے زمرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ، وہ اس کی فلاسفی اور حقیقت سے دنیا کو روشناس کرواتے ہیں اور اس زمانہ میں خدا تعالی کی خاص رحمت سے مسیح موعود کے ذمہ یہ کام لگایا گیا جس کو آپ نے احسن رنگ میں سر انجام دیااور اس کتاب حکیم کی نسبت مزعومہ اعتراضات کو احسن رنگ میں رد کیا

حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛

–اور تمہارے لیے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑدو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گانوع انسانی کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔۔۔۔۔(کشتی نوح ص ۱۵(

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

==========================